QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

مولانا شیر بہادر کی پشتو صوتی تفسیر: چیدہ چیدہ تفسیری نکات و خصوصیات کا علمی جائزہ (سورۃ آل عمران کی روشنی میں)

An Analytical Study of the Selected Exegetical Insights and Distinctive Features of Maulana Sher Bahadur's Pashto Audio Tafsir: In the Light of Surah Aal-e-Imran

Abdul Basit
PhD scholar Kohat University of science and technology.
basitjani137@gmail.com
Dr. Farhad Ullah
Assistant Professor Kohat University of science and technology.
Email: dr.farhadullah@kust.edu.pk

***Abstract**:*
Among the scholars delivering Qur'anic exegesis in Pashto in Kohat District, Maulana Sher Bahadur's Tafsīr holds a distinguished position for its scholarly approach and lasting educational impact. For many years, it has benefited scholars, students, and the general public, particularly in the southern districts of Khyber Pakhtunkhwa. This study aims to document his audio Tafsīr and examine its major exegetical themes, Qur'anic introduction (Muqaddimat al-Qur'an), technical terminology, and distinctive methodological features. The research seeks to preserve this valuable scholarly contribution and highlight the characteristics that distinguish it from other contemporary Pashto Tafsīr works.

تعارف موضوع (Introduction)

تحقیق کا پس منظر: قرآنِ مجید خالص عربی زبان میں نازل ہوا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ[1]

ترجمہ: بے شک ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا تاکہ تم اسے سمجھ سکو۔ چونکہ قرآن کا نزول عرب معاشرے میں ہوا اور وہ لوگ عربی زبان ہی سے واقف تھے، اس لیے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ ہر قوم سے اس کی فہم کی زبان میں گفتگو کرنا زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔ اسی اصول کے تحت مختلف علاقوں اور اقوام کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے فارسی، اردو، پشتو اور دیگر زبانوں میں تفاسیر لکھی گئیں تاکہ قرآن کا پیغام عام لوگوں تک بہتر انداز میں پہنچ سکے۔ مزید بر آں، جب قرآن میں بعض احکام اجمالی انداز میں بیان ہوئے، تو نبی کریم ﷺ نے ان کی وضاحت اور تفصیل بھی بیان فرمائی۔ اس حوالے سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے
وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ[2]

ترجمہ: اور ہم نے آپ کی طرف یہ ذکر (قرآن) نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے لیے اس کی وضاحت کریں جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے، تاکہ وہ غور و فکر کریں ۔ قرآنِ مجید کے احکام کو صحیح طور پر سمجھنا اور انہیں عملی زندگی میں نافذ کرنا محض ظاہری قراءت سے ممکن نہیں ہوتا، بلکہ اس کے لیے گہرے فہم اور سیاق و سباق کی معرفت درکار ہوتی ہے۔ اسی مقصد کے لیے آیاتِ قرآنیہ کی وضاحت، ان کے معانی کی تعیین، اور ان کے پس منظر کو واضح کرنے کا جو منظم علمی عمل اختیار کیا گیا ہے، اسے علمِ تفسیر کہا جاتا ہے۔ کہ قرن اول سے لیکر آج تک ہر زمانے میں مفسرین نے اپنے زمانے اور علاقے کی ضرورت کے مطابق قران مجید کی تفسیر کی ہے۔ خیبر پختونخواہ میں پشتو تفسیر اور اس کے ساتھ قواعد تفسیر بیان کرنے والوں میں کئی جید علماء کرام موجود ہیں لیکن جنوبی اضلاع اور بالخصوص کوہاٹ ڈویژن میں نامور اور باوقار شخصیت مولانا شیر بہادر[3] جیسا مفسر قرآن بھی موجود ہے۔ جنہوں نے خیبر پختونخواہ کے جنوبی مغربی خطے، ضلع کوہاٹ میں سن 2000ء میں مدرسہ عبداللہ بن مسعود[4] میں دورۂ تفسیر کا باقاعدہ آغاز کیا۔ یہ علمی سلسلہ بالخصوص علماء، طلبہ اور عام مسلمانوں کی دینی و فکری رہنمائی اور قرآن مجید کے ساتھ

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

وابستگی کے لیے تھا۔ مولانا شیر بہادر کے اس دورۂ تفسیر کی ایک اہم خصوصیت یہ تھی کہ قرآن کریم کی تعلیمات کو سادہ، عام فہم اور مؤثر انداز میں پیش کیا، جس سے سامعین نہ صرف علمی طور پر مستفید ہوئے بلکہ عملی زندگی میں بھی اس کے اثرات نمایاں نظر آئے۔ اس کا ثمرہ یہ ہوا کہ خیبر پختونخواہ کے مختلف علاقوں سے ہزاروں علماء اور طلبہ نے اس علمی چشمے سے فیض یابی حاصل کر کے اپنے علاقوں کے مساجد، مدارس، اور جامعات میں قرآن کی تدریس کا سلسلہ جاری کیا۔

تحقیق کی ضرورت واہمیت

مختلف علاقوں, زمانوں اور افراد کے اعتبار سے مفسرین ایک منفرد انداز سے قرآن مجید کی تشریح اور تفسیر کرتے رہے ہیں اس سلسلے میں مولانا شیر بہادر کی صوتی تفسیر اہم کڑی ہے۔ ضلع کوہاٹ میں پشتو تفسیر بیان کرنے والے کئی علماء ہیں لیکن مولانا شیر بہادر کی تفسیر ایک منفرد علمی تفسیر ہے، جو علماء طلباء اور عوام الناس کو قرآن کے معنی ومفہوم اور منفرد علمی تفسیر سے روشناس کرنے میں موثر کردار ادا کرتی رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خیبر پختونخوا کے جنوبی اضلاح کوہاٹ تا ڈیرہ اسماعیل خان سے ہر سال سینکڑوں علماء وطلباء تفسیر سے مستفید ہوتے رہے ہیں۔ گذشتہ سال آپ مدارس کے چھٹیوں کے دوران دورہ تفسیر پڑھانے کے لیے ملک سے باہر گئے تو مدارس کے طلباء آپ کے عدم موجودگی کی بنا پر دورہ تفسیر سے محروم ہوگئے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ مولانا شیر بہادر کی صوتی تفسیر کو مدون کرنے کے ساتھ مذکورہ تفسیر کے چند اہم تفسیری نکات، اصطلاحات، مقدمہ قران کا جائزہ لیا جائے اس کو منظر عام پر لایا جائے اور ساتھ ساتھ اس تفسیر کی خصوصیات کا بھی جائزہ لیا جائے جس بنا پر یہ تفسیر دیگر تفسیر سے ممتاز مقام رکھتی ہے اور اور اس تحقیق سے یہ تفسیر نمایاں اور واضح ہو جائے گا...

مقاصد تحقیق

1. اس تحقیق کا بنیادی مقصد مولانا شیر بہادر کی پشتو صوتی تفسیر میں موجود تفسیری نکات، اصطلاحات، اور اس تفسیر میں چیدہ چیدہ خصوصیات کو آڈیو ریکارڈ میں سننا اور اسکی تدوین کرنا۔ جو قرآن فہمی اور مولانا شیر بہادر کی تفسیر کے مطالعہ میں معاون ثابت ہوتی ہے۔
2. مولانا شیر بہادر کی ہر اصطلاح و تفسیری نکات اور تفسیری خصوصیات کو سورۃ آل عمران میں عملی تطبیق کرنا۔
3. یہ تمام قواعد اور اصطلاحات اڈیو ریکارڈ میں پشتو میں موجود ہے لہذا اس کا اردو میں ترجمہ کرنے کے ساتھ تدوین کر کے منظر عام پر لایا جائے تا کہ علماء طلباء اس آرٹیکل سے فائدہ اٹھا سکیں۔
4۔ مقاصد قرآنیہ (سورتوں کے ابتدا میں اجمالی خلاصہ)، ربط، جو اس تفسیر کا خاص امتیاز ہے۔ اسے مدون کرنا اور جامعات، مدارس کی سطع تک رسائی کرنا۔

صوتی تفسیر: صوتی تفسیر سے مراد قرآنِ مجید کی وہ تشریح ہے جو تحریری صورت کے بجائے آواز اور خطاب کے انداز میں پیش کی جائے۔ اس میں مفسر آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت کے بعد ان کے معانی، مطالب، احکام اور پیغام کو سامعین کے سامنے زبانی طور پر بیان کرتا ہے۔ اس طرزِ تفسیر کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ عام لوگ بھی آسانی کے ساتھ قرآنِ کریم کی تعلیمات کو سمجھ سکیں اور ان پر عمل کرنے کی رغبت پیدا ہو۔ صوتی تفسیر میں عموماً سادہ زبان، مؤثر اندازِ گفتگو اور عملی رہنمائی کو اہمیت دی جاتی ہے تا کہ سامع قرآن کے پیغامات کو قرآنِ کریم کی ایسی تفسیر جو تحریری شکل کے بجائے آواز (آڈیو لیکچر، درس، بیان) کی صورت میں سنیں اور استفادہ حاصل کر کے عمل کریں۔

مولانا شیر بہادر کا پشتو صوتی تفسیر

مولانا شیر بہادر کی پشتو صوتی تفسیر عصرِ حاضر کی اُن تفاسیر میں شمار ہوتی ہے جنھوں نے قرآنِ کریم کے پیغام کو عام لوگوں تک مؤثر انداز میں پہنچانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اس تفسیر کا آغاز سن 2000ء میں مدرسہ عبداللہ بن مسعود سے ہوا، جہاں مولانا شیر بہادر نے قرآنِ حکیم کی مسلسل صوتی تفسیر کا درس دینا شروع کیا۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ پشتو زبان بولنے والے عوام کو قرآن کے معانی، احکام اور ہدایات آسان اور عام فہم انداز میں سمجھائے جائیں تا کہ قرآن صرف تلاوت تک محدود نہ رہے بلکہ روزمرہ عملی زندگی میں رہنمائی کا ذریعہ بنے۔ اس تفسیر کو علما، دینی مدارس کے طلباء اور عوام میں غیر معمولی پذیرائی حاصل ہوئی۔ دینی

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

حلقوں نے اس کے علمی انداز، مضبوط دلائل اور سادہ تشریح کو قدر کی نگاہ سے دیکھا، جبکہ طلباء نے اسے قرآنی فہم کے لیے مفید سرمایہ قرار دیا۔ اسی طرح عام لوگوں نے بھی اس تفسیر سے بھرپور استفادہ کیا، کیونکہ مولانا شیر بہادر پیچیدہ علمی مباحث کو نہایت سہل اور مؤثر انداز میں بیان کرتے ہیں۔ ان کی گفتگو میں نصیحت، اصلاح اور دعوتِ عمل کا رنگ نمایاں ہوتا ہے، جس سے سامعین کے دلوں میں قرآن سے تعلق مضبوط ہوتا ہے۔

مولانا شیر بہادر کی تفسیر میں مقدمۂ قرآن کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ وہ ابتدا میں قرآنِ مجید کی عظمت، نزولِ وحی، ہدایتِ انسانی اور قرآن کے عملی تقاضوں کو واضح کرتے ہیں تاکہ سامعین کے ذہن میں قرآن کی بنیادی حیثیت مستحکم ہو جائے۔ اس کے بعد وہ آیات کی تشریح کرتے ہوئے تفسیری نکات کو نہایت منظم انداز میں بیان کرتے ہیں۔ سورتوں اور آیات کے باہمی ربط، مقاصد آیات قرآنیہ، شانِ نزول، عقائد، فقہی مسائل، احادیث اور اخلاقی تعلیمات کو ضرورت کے مطابق ذکر کیا جاتا ہے، تاہم غیر ضروری تفصیلات سے اجتناب کرتے ہیں۔ اس صوتی تفسیر کی نمایاں خصوصیات میں سادہ پشتو زبان، مؤثر اندازِ بیان، اصلاحی اسلوب، عوامی فہم کا لحاظ اور عملی زندگی سے ربط شامل ہیں۔ مولانا شیر بہادر قرآنی پیغام کو موجودہ معاشرتی حالات سے جوڑ کر بیان کرتے ہیں، جس سے سامعین کو یہ احساس ہوتا ہے کہ قرآن ہر دور کے انسان کے لیے مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہی اوصاف اس تفسیر کو عوامی اور علمی حلقوں میں ممتاز مقام عطا کرتے ہیں۔

3.1 مولانا شیر بہادر کے تفسیر کے چیدہ چیدہ اصطلاحات

مولانا شیر بہادر قران کی تفسیر بیان کرنے سے پہلے چند اصول اور قواعد بتلاتے ہیں جو قران فہمی میں معاون اور مددگار ہیں اور اس کے علاوہ یہ اصطلاحات ان کی تفسیری خدمات کا جوہر ہے جو تقریبا آڈیو میں چار دروس پر مشتمل ہیں جن میں چیدہ چیدہ تفسیری نکات و اصطلاحات درجہ زیل ہیں۔

1) **دعویٰ سورت** ۔ وہ مرکزی محور ہوتا ہے جس کے گرد سورت کے تمام مضامین اور اجزاء اس کے گرد گھومتے ہیں۔ یعنی سورت کے تمام آیات و اجزاء جس امر کے ساتھ متعلق ہوتا ہے اسے دعوی سورت کہتے ہیں۔ جیسے سورۃ آل عمران کا دعوی سورۃ" توحید کا اثبات اور الوہیت عیسی علیہ السلام کے متعلق نصاریٰ کے شبہات پر رد[5]" جیسا ابتدا میں اللہ کے واحدانیت کے دلائل ذکر کر کے نصاریٰ کے شبہات پر رد کیا کہ مریم اور عیسیٰ علیہ السلام کیسے الہ ہیں جو کفالت کے محتاج ہو، الہ تو وہ ذات ہے جو کسی کا محتاج نہ ہو۔اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ: دعوی توحید ہے هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ؛ توحید کی عقلی دلیل ہے اللہ کے سوا کوئی نہیں جو کائنات کے نظام کو سنبھالیں۔ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ[6] توحید پر نقلی دلیل ہے اور اس طرح يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي[7]۔۔۔ الخ۔ یہ رد ہے نصاریٰ پر یہ کیسا معبود ہے کہ جو نماز پڑھتا ہے۔ حالانکہ معبود حقیقی عبادت نہیں کرتا۔

2) **دلیل**: دلیل وہ بیان جس کے ذریعے سے دعوی کو ثابت کیا جائے دلیل کہلاتا ہے جیسا دعوی توحید کے لیے دلیل الل لا اله الا هو الحی القیوم۔ دلیل کی بہت سے اقسام ہیں لیکن قرآن میں جو کثرت سے دلائل ذکر ہیں وہ تین ہیں۔ دلیل عقلی۔ دلیل وحی۔ دلیل نقلی۔

عقلی دلیل اللہ رب العزت کی لیے آفاق میں قدرتیں بیان کرنا۔ اور اس کے لیے عظیم تصرفات ثابت کرنا۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ[8]'' بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے بدلنے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ آفاقی عقلی دلائل تین قسم کے ہیں جس کو دلیل سموی کہتے ہیں جس طرح آسمان اور ستارے سموی نشانیوں میں شامل ہیں۔ جیسا مذکورہ آیات میں ہیں۔

دوسرا جووی، بارش، پہاڑ، دریا، بادل وغیرہ فضائی نشانیوں میں شامل ہیں۔(وَأَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ)۔ اللہ تعالیٰ نے ہواؤں کو بارش برسانے سے پہلے بحیثیت خوشخبری بھیجا۔۔۔ الخ[9]۔

تیسرا سفلی: زمین، نباتات اور انسان سفلی دلائل میں شامل ہیں۔ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ (اور زمین کی طرف دیکھ کہ کیسے بچھائی گئی)[10] دلیل نقلی: اس دلیل کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحی، قرآن، آسمانی کتابوں یا انبیاءِ کرامؑ کی باتوں سے حاصل ہو۔ وَأَنزَلَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ مِن قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ[11] (اور اللہ نے تورات اور انجیل کو اتارا اس سے قبل کہ وہ لوگوں کے لیے ہدایت کا زریعہ ہو۔)۔

دلیل وحی: وہ دلیل جو وحیِ الہٰی سے ماخوذ ہو دلیلِ وحی کہلاتی ہے۔ دلیل تنویر: مخالفین آپ ﷺ کی بعض ارشادات کو مانتی تھی اور بعض کا انکار کرتی تھی۔ جب تم نصف ارشادات کو مانتے ہوں تو باقی ارشادات کو بھی ماننا پڑے گا۔[12]

3) ادماج: قرآن مجید میں کوئی واقعہ، مثال جس کا کچھ حصہ مقصودی ذکر کیا جائے باقی حصہ چھوڑ دیا جائے۔ اور باقی حصہ خود بخود ذہن و مفہوم میں آسکیں۔ بیان کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ جیسا "فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ"[13] یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و مہربانی کی بنا پر آپ ان پر نرم ہے۔ نبی کریم ﷺ کے اخلاق حسنہ کا بیان اصل مقصود ہے جبکہ اس کے ضمن میں مسلمانوں کو نرمی، وحسن اخلاقی کی تعلیم دی گئی جس کا بیان نہیں کیا گیا لیکن آیت کے بیان سے خود بخود ذہن میں آجاتا ہے۔

4) ادخال الٰہی: قرآن مجید میں کوئی واقعہ یا مثال ہو اور اس کے درمیان میں اللہ تعالیٰ اپنا کلام داخل کر دیتے ہیں۔ ابتدا میں غزوہ احد کے ابتدائی حالت کا تذکرہ ہوا تو درمیان میں دنیا وآخرت کی چاہت ومحبت کا تذکرہ داخل کیا گیا۔ جیسا غزوہ احد کے متعلق ابتدائی آیات "وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُمْ بِإِذْنِهِ حَتَّىٰ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ" (تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا جب تم اللہ کے حکم سے انہیں (کافروں) کو قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ تم نے بزدلی دکھائی اور تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم میں اختلاف کیا) لیکن جب صحابہ کی جماعت نے اجتہادی غلطی کی بنا پر رسول کریم ﷺ کی حکم کی مخالفت کر کے مال غنیمت کے حصول کیلئے پہاڑ سے اتر آئی تو درمیان میں آیت نازل ہوئی "مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ"[14]۔ (تم میں سے بعض غنیمت کو جمع کر کے) دنیا چاہتے تھے اور تم میں سے بعض آخرت کو چاہتے تھے)

5) تخویفات: تخویفات جمع ہے تخویف کی جس کے معانی ہیں ڈرانا، خوف دلانا، برے انجام سے خبر دار کرانا[15]۔ وہ آیات کریمہ جو تنبیہ اور ڈرانے کے لیے بیان کی جائے، دعویٰ کے انکار کے نتیجے میں اللہ کی جانب سے جو عذاب اور تنبیہ دی جائے۔ چاہے دنیا میں ہو یا آخرت میں ہو۔ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا[16] اس آیت میں منکرین کو خبر دار کیا گیا ہے کہ ان کی دولت اور اولاد اللہ کے عذاب سے انہیں نجات نہیں دے سکتی۔ یہ دنیا میں رسوائی اور نقصان سے ڈرانے کا بیان ہے۔[17]

تخویف اخروی: وہ آیات کریمہ جس میں موت کے بعد آنے والی زندگی کے بارے میں عذاب سے ڈرایا جائے یا نصیحت کی جائے اسے تخویف اخروی کہتے ہیں۔ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ[18] اور اس آگ (جہنم) سے بچو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ یہ آیت دراصل تخویفِ اُخروی کی ایک واضح مثال ہے، کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ جہنم کے عذاب سے ڈراتے ہوئے بندوں کو متنبہ کر رہے ہیں کہ وہ ان اعمال سے اجتناب کریں جو انہیں جہنم کا حق دار بنا سکتے ہیں۔ اس کو شاہ ولی اللہ[19] نے تذکیر بایام اللہ و تذکیر بمابعد الموت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

6) بشارت: وہ آیات جو خوشخبری کے لیے بیان کیا جائے۔ دعویٰ کے ماننے والوں کے لیے جو تذکرہ خیر ہوتا ہے۔ بشارت دو قسم کی ہیں۔

الف۔ دنیاوی: وہ آیات جس میں خوشخبری دنیا کی زندگی میں دی جائے، جیسے 'إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ۔۔[20] بشارتِ دنیوی کی ایک مثال ہے، کیونکہ اس میں حضرت مریمؑ کو اسی دنیا میں حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش اور ایک بڑی نعمت کی خوش خبری سنائی جا رہی ہے۔

ب۔ اخروی: وہ آیات جس میں خوشخبری موت کے بعد والے زندگی کے لیے دی جائے جیسے-وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ[21] اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، جو متقین کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ترغیب دے رہا ہے کہ وہ جلدی کریں اللہ کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف، جو بہت وسیع ہے اور آسمان وزمین کے برابر پھیلی ہوئی ہے۔ یہ جنت ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور نیک زندگی گزارتے ہیں۔ اس میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ آخرت میں نیک لوگوں کے لیے بڑا اجر اور عظیم انعام موجود ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

7)**زجر:** منکرین کی طرف سے دعویٰ کی تکذیب کرنے کے ساتھ ساتھ انبیاء کرام سے غیر معقولی معجزات کا مطالبہ کرنا جس کے نتیجے انھیں اللہ کی طرف سے دھمکی دی جائے۔ قرآنِ مجید میں زجر کا مقصد لوگوں کے دلوں میں اللہ کا ڈر، خشیتِ الٰہی، خوفِ آخرت، احساسِ جواب دہی پیدا کرنا اور انہیں راہِ ہدایت، سیدھے راستے، نیکی، اطاعتِ الٰہی کی طرف متوجہ کرنا ہے۔ جیسا ارشاد ہے وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَه۔۔۔[22] الخ "اور اللہ تمھیں اپنے عذاب اور اپنی پکڑ سے ڈراتا ہے۔" مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ بندوں کو اپنی ناراضی، عذاب اور سخت پکڑ سے آگاہ فرما رہے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ انسان گناہوں، نافرمانی اور برے راستوں سے دور رہے۔ اس طرزِ بیان سے دل میں خشیتِ الٰہی اور خوفِ آخرت پیدا ہوتا ہے اور انسان فرمانبرداری، پرہیزگاری اور نیکی کی جانب راغب ہوتا ہے۔

8)**قباحت:** اس سے مراد ایسا بد، معیوب، ناپسندیدہ اور قابلِ مذمت عمل یا صفت مراد ہے۔ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ---الخ[23] اور جو لوگ اس چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے اپنے فضل سے انہیں عطا کی ہے، وہ ہرگز یہ گمان نہ کریں کہ یہ ان کے لیے بہتر ہے، بلکہ یہ ان کے لیے بہت برا ہے۔ یہ آیت خاص طور پر ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو زکوٰۃ ادا کرنے میں بخل کرتے تھے، لیکن اس کا حکم ہر اس شخص کے لیے عام ہے جو اللہ کی دی ہوئی نعمتوں میں بخل کرے۔

9) تسلی کا تعارف:

تسلی سے مراد دل کو سکون دینا، غم و پریشانی کو دور کرنا اور انسان کو حوصلہ و امید دینا ہے۔ اسلامی اصطلاح میں تسلی وہ ربانی پیغام ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو مشکلات، مصائب اور آزمائشوں کے وقت صبر، امید اور اپنی مدد کا یقین عطا کرتا ہے۔ قرآن مجید میں سورۃ آل عمران میں اُحد کی جنگ کے بعد مسلمانوں کو دی گئی تسلی واضح طور پر بیان ہوئی ہے۔ لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۔[24] اور تم کمزور نہ پڑو اور نہ غم کرو، تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان والے ہو۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو تسلی دے رہا ہے کہ وقتی شکست سے پریشان نہ ہوں، اصل کامیابی ایمان اور ثابت قدمی میں ہے۔ اللہ نے انہیں امید دی کہ انجام کار کامیابی انہی کے لیے ہے۔

10)**تشجیع:** ہمت دلانا، حوصلہ بڑھانا۔ ظالم اور جابر حکمرانوں کو عدل و انصاف اور نیکی کی دعوت دینا اور اس دعوت دینے میں کسی سے بھی نہ ڈرنا بلکہ نیکی کی ترغیب دینے میں استقامت کا راستہ اختیار کرنا۔ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ۔۔۔[25] ہمت نہ ہارو اور دل شکستہ نہ ہو، تم ہی سربلند اور غالب رہو گے اگر تم ایمان میں سچے ہو۔

11)**تزہید من الدنیا**۔ دنیا کی حقارت اور نہ پائیداری اور فنائیت بیان کرتے رہنا اور اس سے بے رغبتی پیدا کرنا تاکہ انسان اخرت کی طرف رغبت کرے۔ جیسا ارشاد ہے۔ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ[26] اور دنیا کی زندگی محض دھوکے کا عارضی سامان ہے"

12) **ترغیب الی الآخرۃ**۔ آخرت کی انعامات کا تذکرہ کرنا تاکہ انسان کا دل نیکی کی طرف آگے بڑھیں۔ وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ[27]۔ اور تم اپنے رب کی بخشش اور جنت کی طرف دوڑو جس کی چوڑائی آسمان اور زمین ہے جو تیار کی گئی متقین کے لیے

13) **ربط القلب**۔ جب انسان اللہ کی دین کی طرف مائل ہوتا ہے اور مکمل دین کی پیروی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو مضبوط کرتا ہے مصائب اور تکالیف اس انسان کو دین اسلام سے منحرف نہیں کر سکتی۔ جس بنا پر دل میں ایمان و یقین مضبوط اور مستحکم ہوتا ہے وہ دنیا کی ہر قسم کی خواہشات اور گمراہی سے محفوظ ہو جاتا ہے اس کیفیت کو ربط القلب کہتے ہیں۔ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ[28] اس آیت میں کفار کی دھمکیوں اور خوف دلانے کے باوجود مسلمانوں کے قلوب اللہ تعالیٰ پر ثابت قدم رہے۔ ان کے اندر ڈر پیدا ہونے کے بجائے یقین، اعتماد اور بھروسہ مزید مضبوط ہو گیا، اور انہوں نے پکار اٹھے ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین مددگار و کارساز ہے۔ ہدایت کے چار درجات ہیں۔ 1. انابت 2. ہدایت 3۔ استقامت 4 ربط القلب انابت۔ اللہ کی طرف مکمل متوجہ ہونا اور گناہوں اور غفلت والی زندگی سے دور رہنا حسد اور عناد کو ترک کرنا اور اسی طرح انسان پر ہر قسم کی جو حالات آتے ہیں وہ اللہ کی طرف سے آتے ہیں اس بات پر یقین رکھنا۔ ہدایت۔ ہدایت کے دو معنی ہیں 1) راستہ دکھانا 2) مطلوب و مقصود تک رسائی۔ یہ ہدایت اس وقت حاصل ہوتی

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

ہے جب انابت حاصل ہو۔یعنی انابت کے حصول کے بعد ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ استقامت۔ ہدایت کے حصول کے بعد اس پر جم کے رہنا استقامت کہلاتا ہے حالات کے بدلنے کے باوجود حق راستے کو نہ چھوڑنا۔ استقامت کے نتیجے میں جب کوئی مسلمان نماز کی پابندی کریں اس کو چھوڑنا اس کے لیے مشکل ہوتا ہے اور روزہ رکھیں تو روزہ چھوڑنا اس کے لیے مشکل ہے۔ دین اسلام پر قائم رہنا اور اس سے ہٹ کر زندگی گزارنا اس کے لیے مشکل ہے۔ ہر قسم کے گناہوں سے اجتناب کرنا اور اس پر مدامت اختیار کرنا۔

4.1 تفسیر کی چیدہ چیدہ خصوصیات:

1) **مقدمہ تفسیر:** مولانا شیر بہادر تفسیر بیان کرنے سے پہلے مقدمہ تفسیر بیان کرتے ہیں جس میں تفسیر کے چیدہ چیدہ اصطلاحات بیان کرتے ہیں جو قاری کے لیے تفسیر کے دوران قرآن فہمی میں معاون و مدد گار ہیں۔ جیسے دعویٰ سورت، سورت کا اجمالی تعارف، مقاصد آیات قرآنیہ، شان نزول، وجہ تسمیہ، دلائل، ادماج، ادخال الٰہی، تخویفات، بشارت، زجر، قباحت، تسلی، تشجیع، ربط القلب، وغیرہ

2) **سورت کا اجمالی تعارف:** مولانا شیر مولا شیر بہادر سورت کے اغاز میں سورت کا مختصر سا تعارف پیش کرتے ہیں جس میں اس سورت کی مکی یا مدنی کا تعارف، آیت کریمہ کی تعداد، کلمات اور حروف کی تعداد، ترتیب مصحفی اور نزولی کے اعتبار سے تعارف، اور اس کے ساتھ سورت کا شان نزول (کس موقع پر یہ سورت نازل ہوئی) اور کس سورت کے بعد یہ سورت نازل ہوئی۔ جیسا سورۃ آل عمران مدنی سورت ہے جس میں دوسو آیات کریمہ، رکوعات کی تعداد بیس، اور کلمات کی تعداد 3480 حروف کی تعداد 14520 ہیں۔[29] مصحفی اعتبار سے یہ تیسری سورت ہے اور نزولی اعتبار سے یہ سورت 89 پر ہے اور سورۃ الانفال کے بعد نازل ہوئی۔

3) **سورۃ کا اجمالی خلاصہ** (مقاصد آیات قرآنیہ): مولانا شیر بہادر سورت کی ابتدا میں پوری سورت کو دو یا تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں پھر ہر حصے کو تین یا چار ابواب میں مضمون کے اعتبار سے تقسیم کرتے ہیں۔ پھر ہر باپ میں موجود ہر آیت کو مضامین (مفہوم اور مقصد) کے اعتبار سے آیت نمبر کے ساتھ تقسیم کرتے ہیں جس کو مقاصد قرآنیہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ جس کی بنا پر قاری کے لیے پوری سورت کی تفسیر کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے اور مکمل سورت کے مضامین قاری کے ذہن میں آسانی سے ذہن نشین ہوتے ہیں یہی وجہ ہے جس کی بنا پر یہ تفسیر دیگر تفاسیر سے ممتاز ہے۔ جیسا کہ سورۃ آل عمران کا اجمالی خلاصہ: یہ سورت چار حصوں پر تقسیم ہے حصہ اول: ابتدا سے آیت نمبر 63۔ اس میں توحید کا اثبات اور الوہیت عیسی علیہ السلام کے شبہات کا دفع کرنا۔ یہ حصہ تین ابواب پر مشتمل ہے باب اول آیت 1 تا 17۔ اس باب میں چھ باتیں ہیں۔ دعوی توحید مع دلائل آیت 1 تا 6 جیسا ارشاد ہے الل ہ لا ال ہ الا ھو الحی القیوم[30] دلائل ثلاثہ میں دلیل نقلی، دلیل وحی، دلیل عقلی۔ پھر جواب ہے ان لوگوں کیلئے جو متشابہات سے دلیل لیتے ہیں جیسے نصاری جو حضرت عیسی علیہ السلام کی الوہیت کو ثابت کرتے ہیں کہ قرآن کی اس آیت "أَنِّي أَخْلُقُ لَكُمْ مِنَ الطِّينِ[31] سے وہ استدلال لیتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے لیے ثابت ہیں جب اس کے لیے تخلیق ہے تو وہ آمر ہوا لہذا تو وہ نفع اور ضرر دینے کا مالک بھی ہوا اور اس کے علاوہ وہ کہتے تھے کہ ابرس بیمار کو شفا دینے والا ہے تو وہ خدا ہی ہوتا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے ابرس میں مبتلا کئی مریضوں کو شفا عطا کی۔ لہذا یہ خدا ہے

آیت 7 تا 9 دعا کی ترغیب کا بیان "رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ ---۔ الخ۔ آیت 10 میں تخویف اخروی۔ کفار کے اموال انھیں جہنم کے آگ سے نہیں بچا سکتے جیسا ارشاد ہے "إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ ---۔ الخ آیت 11 میں تخویف دنیوی ہے۔ ان مشرکین کا حال فرعون اور سابقہ اقوام کی طرح ہے کہ اللہ نے انھیں دنیا میں ہلاک کیا۔ جیسا ارشاد ہے "كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ---۔ الخ اور اسکی تفصیل دوسری مقام پر ہے جیسا "فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنْبِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ

آیت 13،12 میں غزوہ بدر ۃ میں کفار مکہ کی تمثیل سابقہ اقوام کے ساتھ کیا جس طرح اللہ نے انھیں ہلاک کیا کفار مکہ کو بھی ہلاک کیا جائے گا۔ آیت نمبر 14 اور 15 میں دنیا کی مذمت اور اخرت کی ترغیب دی جارہی ہے اور ساتھ وہ اعمال جو جنت کے حصول کا سبب بنتے ہیں۔ آیت 17 میں توحید کی طرف دعوت اور اخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی ترغیب دی جارہی ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

4) **ربط**: ایک بات کا دوسری بات سے جڑا ہونا یا تعلق رکھنا۔ یعنی قرآن میں ایک آیت دوسری آیت سے، یا ایک مضمون دوسرے مضمون سے اس طرح ملا ہوتا ہے کہ دونوں میں معنی کا تعلق پایا جائے، اسے **ربط** کہتے ہیں۔ 1) سورتوں کا ربط سورت کے اختتام اور اس کے بعد آنے والی سورت کے آغاز یا مضامین میں جو باہمی مناسبت، ہم آہنگی اور تکمیل پائی جائے، اسے سورتوں کا باہمی ربط کہا جاتا ہے۔ ہے سورۃ بقرہ میں اجمالا بیان ہے اور سورۃ آل عمران میں اس کی تفصیل ہے جیسے الم [32]اور اس کی تفصیل ہے الم اللّٰهُ لاالہ الا ھو الحی القیوم [33] لاریب فیہ[34]اس کی تفصیل نزل علیک باالحق مصدقالمابین یدیہ وانزل التورة وانجیل [35] ذالک الکتاب[36]اس کی تفصیل یہ کتاب دو قسم پر ہیں منہ آیات محکمات ھن ام الکتاب واخر متشابھات [37]۔ 2) **آیاتوں کا ربط**: مضمون کے اعتبار سے آیات کا ما قبل آیات کے ساتھ مناسب تعلق آیات کا ربط کہلاتا ہے۔ جیسا سورۃ آل عمران میں "وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا----- ما قبل کفار سے دوستی کی ممانعت کا تذکرہ تھا اور اب اللہ اور اس کے رسول کی دوستی اور اطاعت کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ------[38] ربط کو سمجھنے کے کئی اہم فوائد ہیں قاری پر یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ قرآن کی ہر آیت نہایت دانائی اور مناسب ترتیب کے ساتھ اپنے مقام پر رکھی گئی ہے۔ جب آیات کے ربط اور پس منظر کو سمجھا جائے تو معانی میں اشتباہ اور غلط فہمی پیدا نہیں ہوتی۔ آیات کے باہمی تعلق کو جاننے سے مفسر بہتر انداز میں مفہوم، حکمت اور تشریح بیان کر سکتا ہے۔

5. **شانِ نزول**: شانِ نزول سے مراد وہ خاص واقعہ یا حالت ہے جس کے پیش آنے پر قرآنِ مجید کی کوئی آیت یا سورت نازل ہوئی۔ اس علم کے ذریعے معلوم ہوتا ہے کہ آیت کس موقع پر اور کس مقصد کے لیے نازل کی گئی تھی۔ جیسا سورۃ آل عمران میں كَيْف يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا------ الحضرت ابنِ عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص [39] اسلام قبول کرنے کے بعد دوبارہ کفر کی طرف چلا گیا اور مشرکین کے ساتھ جا ملا۔ کچھ عرصہ بعد اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا اور اس کے دل میں توبہ کی رغبت پیدا ہوئی۔ اس نے اپنے قبیلے کے لوگوں کے ذریعے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کروایا کہ کیا اس کے لیے توبہ کی کوئی صورت باقی ہے یا نہیں۔ جب یہ سوال نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کی آیات نازل فرمائیں جن میں بیان کیا گیا کہ جو لوگ ایمان کے بعد کفر اختیار کر لیتے ہیں، ان کے لیے ہدایت مشکل ہو جاتی ہے، لیکن اگر وہ سچی توبہ کریں اور اصلاح اختیار کریں تو اللہ تعالیٰ نہایت بخشنے والا اور مہربان ہے

6. احادیث و اثار سے استدلال:

مولانا شیر بہادر کی تفسیر کا ایک اہم وصف حدیث اور آثار سے دلیل لینا۔ انہوں نے قرآنِ حکیم کی وضاحت میں محض ذاتی رائے پر اعتماد نہیں کیا بلکہ آیات کے مفاہیم کو واضح کرنے کے لیے احادیثِ رسول ﷺ، اقوالِ صحابہؓ اور تابعین کے آثار سے کثرت کے ساتھ رہنمائی لی ہے۔ اسی علمی طرز کی بنا پر ان کی تفسیر مضبوط، مستند اور قابلِ اعتماد دکھائی دیتی ہے۔ مولانا شیر بہادر کسی آیت کی تشریح کرتے وقت پہلے اس کا بنیادی مفہوم بیان کرتے ہیں، پھر اس کی تائید اور توضیح کے لیے متعلقہ احادیث ذکر کرتے ہیں۔ اس انداز سے سامع پر یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ قرآن کا صحیح مطلب سنتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ہی مکمل طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ مزید بر آں بعض اوقات وہ صحابۂ کرامؓ کے اقوال بھی پیش کرتے ہیں، کیونکہ صحابہؓ نے براہِ راست رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں قرآن کو سمجھا اور اس پر عمل کیا تھا۔ لیکن کبھی وہ مکمل احادیث بیان کرنے بجائے اختصار کے ساتھ حدیث کا حصہ بیان کرتے ہیں اور اس کی تخریج اور تحقیق بھی نہیں کرتے ،لہذا اب ضرورت اس بات کی کہ جو احادیث تفسیر میں بیان کی گئی ہے انکی تخریج اور تحقیق کی جائے اور حدیث صحت اور ضعف پر حکم لگایا جائے۔ جیسا سورۃ آل عمران میں آیت کے استدلال میں روایت پیش کرتے ہیں رسول کریم ﷺ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو قرآن کریم کی متشابہ آیتوں کی پیروی کرتے ہیں تو وہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ نام دیا ہے لہذا تم ان سے بچو۔ عَنْ عَائِشَةَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم : فَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ[40]

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

7. **مختصر و جامع تشریح:** مولانا شیر بہادر کی تفسیر کا ایک اہم امتیاز یہ ہے کہ وہ تفسیر بیان کرتے وقت اختصار اور جامع انداز اختیار کرتے ہیں۔ وہ آیاتِ مبارکہ کی وضاحت نہایت آسان، مختصر اور عام فہم اسلوب میں کرتے ہیں، تاہم اس کے ساتھ مرکزی مفہوم، ضروری نکات اور عملی ہدایات بھی اچھی طرح واضح کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سننے والا تھوڑے وقت میں آیت کا مکمل اور جامع پیغام سمجھ لیتا ہے۔

تفسیری منہج و اسلوب

8۔ سادہ اور عام فہم اسلوب: . کوہاٹ میں مولانا شیر بہادر کی صوتی تفسیر اپنے منفرد طرزِ بیان، آسان انداز اور واضح منہج کی وجہ سے علماء، طلبا اور عوامی طبقات میں بہت مقبول ہوئی۔ ان کی تفسیر میں قرآنی آیات کی تشریح نہایت سہل، دلنشین اور عام فہم انداز میں کی جاتی ہے، جس سے سامعین بآسانی قرآنِ مجید کے مفاہیم کو سمجھ لیتے ہیں۔ دورہ تفسیر میں سب سے پہلے قاری قرآن کی تلاوت کرتا ہے اگر سورت کا آغاز ہو تو اس کا ما قبل سورت کے ساتھ ربط بتلاتے ہیں۔ آیات کا سابقہ آیات کے ساتھ ربط بیان کرتے ہیں جو فہم قرآن میں معاون ہیں اور اس کے ساتھ پوری سورت کو مضمون اور عنوان کے اعتبار سے آیات کی تقسیم ابواب بندی کے ذریعے سے کرتے ہیں انھیں مقاصد آیات قرآنیہ کہتے ہیں اس تفسیر کا امتیاز دیگر تفاسیر سے مقاصد قرآنیہ کی وجہ سے ہیں۔ جس آیت کا پس منظر ہوتا ہے انھیں آیت کے آغاز میں نہایت آسان اور دلنشین انداز سے بیان کرتے ہیں۔ ، اگر آیاتوں کے درمیان ربط ہو، اسے منفرد انداز سے بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد ہر آیت کا آسان لفظی ترجمہ پیش کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ آیات کی تشریح اور وضاحت کرتے ہیں۔ علاقے کی نوعیت کے اعتبار سے فقہی مسائل اور معاصر مسائل کو آیت کریمہ کی روشنی میں حل پیش کرتے ہیں۔ درس کے ساتھ معاشرتی اصلاح، اخلاقی تربیت کے لیے عوام کو وعظ و نصیحت کرتے ہیں۔ اور سورت کے اختتام پر مکمل مرکزی خلاصہ بیان ہوتا ہے اسی طرح طلبا کے لیے یہ تفسیر علمی رہنمائی اور فکری تربیت کا مؤثر وسیلہ ثابت ہوتی ہے، کیونکہ مولانا شیر بہادر پیچیدہ مباحث کو بھی نہایت سادہ اور واضح انداز میں پیش کرتے ہیں۔ عوام الناس میں اس کی مقبولیت کی اہم وجہ اصلاحی اسلوب، نصیحت آموز گفتگو اور روزمرہ زندگی سے متعلق مثالوں کا استعمال ہے۔ کوہاٹ اور جنوبی اضلاح میں ان کے دروسِ تفسیر میں کثیر تعداد میں افراد شریک ہوتے رہے، جن میں دینی مدارس کے طلبا، علماء، نوجوان اور اسکے ساتھ ساتھ قرآن سے محبت رکھنے والی عوام بھی انکے دورہ تفسیر سے استفادہ کرتی ہیں۔ ان کی صوتی تفسیر نے علاقے میں نہ صرف فہمِ قرآن کا ذوق بیدار کیا بلکہ دینی آگاہی اور معاشرتی اصلاح میں بھی نمایاں کردار ادا کیا۔ یہی وجہ ہے کہ مدارس کے چھٹیوں میں مولانا شیر بہادر مدرسہ عبداللہ بن مسعود کوہاٹ میں دورہ تفسیر کرتے ہیں تو انکی دورہ تفسیر میں علماء، دینی مدارس کے طلباء، اور اسکے ساتھ ساتھ قرآن سے محبت رکھنے والی عوام بھی انکے دورہ تفسیر سے استفادہ کرتے ہیں۔

6. نتائج تحقیق اور سفارشات

یہ تحقیق مولانا شیر بہادر کے تفسیر کی چیدہ چیدہ تفسیری نکات و خصوصیات کا تفصیلی جائزہ پیش کرتی ہے جس سے کئی اہم نتائج سامنے آگئے ہیں۔

1. مولانا شیر بہادر کا مقدمہ تفسیر اور تفسیری نکات عام فہم اور سادہ ہے جس کی مدد سے قرآن کی تفسیر کو بآسانی سمجھا جا سکتا ہے۔
2. خیبر پختونخواہ کے جنوبی اضلاح کے ہزاروں علماء اور طلباء نے مولانا شیر بہادر کی تفسیری خدمات سے فائدہ اٹھایا جس کی بنا پر وہ علماء آج مساجد اور مدارس میں ان کی فیوضات کو پھیلا رہے ہیں۔
3. مولانا شیر بہادر کی تفسیر کی سب سے اہم خصوصیت سورت کی ابتدا اور درمیان میں جو مقاصد قرانی کا بیان ہے ان مقاصد کے ذریعے سے قاری مکمل سورت کی تفسیر اور مضامین کا فہم اس کے ذہن میں آجاتا ہے۔
4. مولانا شیر بہادر تدریسی خدمات اور دعوت اسلوب سادہ عام فہم ہونے کی وجہ سے صرف مدارس تک محدود نہیں بلکہ جامعات سطح تک پھیلا۔
5. تحقیق کوہاٹ کے مذہبی ماحول کو دینی تقویت دیتی ہے۔ تحقیق کا یہ سلسلہ باقی سورتوں میں چلتا رہے گا

سفارشات:

1. مولاناشیر بہادر کی مکمل قران کی تفسیر جواڈیوریکارڈمیں ہے اس کو تحریری شکل میں منظر عام پرلاکر تدوین کیاجائے تاکہ علماء وطلباء عوام استفادہ حاصل کریں۔

2. تفسیر کے علاوہ مولاناشیر بہادر کی احادیث بخاری،ھدایہ پر دروس آڈیو شکل میں ہے انھیں جمع کر کے تدوین کیاجائے تاکہ علمی دنیا میں طلبا مدارس اور جامعات میں استفادہ حاصل کیاجائے۔

3. مولاناشیر بہادر کے تمام دروس کو سوشل میڈیااوران لائن پلیٹ فارمز پر پیش کیاجائے تاکہ علماء اور طلباء استفادہ حاصل کر سکیں۔

4. تفسیر کے دوران مقاصد قرآنیہ کا جامع نوٹس تیار کیاجائے اور منظر عام پر پیش کیاجائے

5. یہ تفسیر جدید تقاضوں کے چیلینجز کے پورا کرنے کیلئے اسے مزید وسعت دیاجائے۔ تاکہ نئے مسائل کو احسن طریقے سے حل کیاجاسکے۔

---

1 سورۃ یوسف:2

2 سورۃ النحل:44

[3] مولاناشیر بہادر یکم فروری 1962ء میں ضلع ٹانک کے گاؤں اماخیل میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ میٹرک کے بعد دینی علوم کی مروت کی عظیم بنی درسگاہ دارالعلوم پیضو میں داخلہ لیا۔اس کے بعد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے 1989 میں درس نظامی کی تکمیل کی،اس کے بعد ملک کے جید اور نامور علماِاور شیوخ سے علم تفسیر پڑھی اور اسکے ساتھ مختلف مدارس میں بحیثیت شیخ الحدیث بخاری ودیگر کتب میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ مدرسہ عبداللہ بن مسعود جنگل خیل کوہاٹ میں 2000ء شعبان میں دورہ تفسیر پڑھاتے رہے۔

[4] کوہاٹ چشمہ جات جنگل خیل کے قریب دینی ادارہ ہے جو سابقہ تبلیغی مرکز بھی رہا۔

[5] شیر بہادر،اڈیوریکارڈ مئی 2016م،درس:4،مکتبہ رحمانیہ کمال پلازہ کوہاٹ

[6] سورۃ آل عمران:3

[7] سورۃ آل عمران:43

[8] سورۃ آل عمران:190

[9] سورۃ النحل:10

[10] سورۃ الغاشیہ:20

[11] سورۃ آل عمران:3

[12] شیر بہادر،اڈیوریکارڈ مئی 2016ء،درس:4،مکتبہ رحمانیہ،کمال پلازہ کوہاٹ

[13] سورۃ آل عمران:159

[14] سورۃ آل عمران:152

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

[15] االقاموس المحیط، جلد 1، صفحہ 251، مکتبہ الشروق الدولیہ، قاہرہ

[16] سورۃ آل عمران:10

[17] ابن کثیر، محمد بن اسماعیل، جلد 2، صفحہ 8 مطبوعہ دار الفکر

[18] سورۃ آل عمران:131

[19] شاہ ولی اللہ دہلوی کی پیدائش 4 شوال 1114ھ / 21 فروری 1703ء کو دہلی (ہندوستان) میں ہوئی ۔ وہ برصغیر کے ممتاز مصلح، محدث اور مفسرِ قرآن تھے۔ آپ نے اٹھارویں صدی میں اسلامی فکر کی تجدید اور اصلاح کے لیے نمایاں علمی خدمات انجام دیں۔ آپ کا مقصد قرآن و سنت کی اصل تعلیمات کو عام کرنا اور مسلمانوں میں فکری و دینی بیداری پیدا کرنا تھا۔ جبکہ آپ کا وصال 29 محرم 1176ھ / 20 اگست 1762ء کو دہلی ہی میں ہوا (محمد اسحاق بھٹی، برصغیر میں علم و علما، مکتبہ نوریہ رضویہ، لاہور، جلد 3، ص 45)

[20] سورۃ آل عمران:45

[21] سورۃ آل عمران:133

[22] سورۃ آل عمران:28

[23] سورۃ آل عمران:180

[24] سورۃ آل عمران:139

[25] سورۃ ال عمران:139

[26] سورۃ آل عمران:185

[27] سورۃ ال عمران:133

[28] آل عمران:173

[29] السیوطي، جلال الدین عبد الرحمن بن أبي بکر، الاتقان في علوم القرآن، النوع السابع عشر: في معرفة المکي والمدني، دار الفکر، بیروت، ج 1، ص 23

[30] سورۃ ال عمران:2 (دلیلِ عقلی کی تعریف دلیلِ عقلی وہ دلیل ہے جو انسانی عقل، غور و فکر اور منطقی استدلال کے ذریعے کسی حقیقت کو ثابت کرے۔ اس کا مدار عقلِ سلیم پر ہوتا ہے۔ دلیلِ نقلی کی تعریف دلیلِ نقلی وہ دلیل ہے جو منقول شرعی مصادر جیسے قرآن، حدیث، اجماع یا آثارِ سلف سے حاصل کی جائے، اور اسے شرعی مسائل کے اثبات میں پیش کیا جائے۔)

[31] سورۃ ال عمران:49

[32] البقرۃ:1

[33] آل عمران:2

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

[34] البقرۃ:2

[35] آل عمران:3

[36] البقرۃ:2

[37] آل عمران:7

[38] آل عمران:31

[39] حارث بن سوید بن صامت الانصاری الاوسی، مدینہ منورہ کے قبیلہ اوس سے تعلق رکھنے والے صحابی رسول تھے۔ آپ کے والد سوید بن صامت وہ شخصیت تھے جنہیں ان کی دانشمندی کی وجہ سے دورِ جاہلیت میں کامل کہا جاتا تھا۔ حارث بن سوید کا تذکرہ ان لوگوں میں ہوتا ہے جو اسلام لانے کے بعد (شیطان کے بہکاوے میں آکر) وقتی طور پر مرتد ہو گئے تھے، لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں توبہ کی توفیق دی ان کی توبہ کی قبولیت کے تناظر میں نازل ہوئیں۔ توبہ کے بعد آپ دوبارہ اسلام میں داخل ہوئے اور آپ کا اسلام نہایت پختہ رہا۔ آپ نے غزوہ احد اور دیگر معرکوں میں شرکت کی۔ (ابن حجر العسقلانی، الإصابة في تمييز الصحابة، بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1995ء کتاب: من اسمہ الحارث)

[40] البخاري، محمد بن إسماعيل، الجامع الصحيح، (القاهرة: دار الشعب، الطبعة الأولى، 1407ھ-/1987م)، کتاب بداء الوحی ج8، ص25، رقم الحدیث 4547